REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ ۲۸ صفر ۱۳۷۹ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۴ تبوک ۱۳۳۸ھش | ۴ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت یابی کیلئے دعا کی خاص تحریک

ربوہ ۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع حاصل نہیں ہوسکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم میر عبدالسلام صاحب لندن میں وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لندن (بذریعہ تار) مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔
جماعت احمدیہ انگلستان کے سرگرم اور ممتاز رکن محترم جناب میر عبدالسلام صاحب مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۹ء کو صبح کے وقت وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ اور تدفین ہفتہ کے روز عمل میں آئے گی۔ آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا آپ حضرت سید میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھے۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب سلمہ کے خسر تھے۔ جماعت احمدیہ انگلستان اپنے ایک بزرگ مخلص اور ممتاز رکن کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔ اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ وناصر ہو۔ آمین

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم غانا تشریف لے جانے کیلئے

ربوہ سے روانہ ہوگئے

ربوہ ۳ ستمبر۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے دوسری مرتبہ غانا (مغربی افریقہ) تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۹ء کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوگئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو پُرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو بخیر وعافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور سفر وحضر میں آپ کا حامی وناصر ہوتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھکر آپکو خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی ہالینڈ تشریف لے جانے کے لئے اسی گاڑی سے کراچی روانہ ہوئی ہیں۔ احباب کرام آپ کے بخیر وعافیت پہونچنے کے لئے بھی دعا کریں

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء بمقام کوئٹہ

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق امسال ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر کو کوئٹہ میں اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ جملہ خدام علاقہ مطلع رہیں۔ مفصل پروگرام سے بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قافلۂ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جاچکا ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخ ۱۵۔۱۶۔۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء مقرر ہوئی ہے۔ قافلہ بشرط منظوری ۱۴ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ ۱۹ کی شام کو واپس لاہور پہونچے گا جو دوست اس قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ میرے دفتر کو اپنے پتہ اور ضروری کوائف سے جلد اطلاع دیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ ان کے پاس پاسپورٹ ہے یا نہیں اور اگر وہ اپنی اہلیہ یا کسی بچے کو ساتھ لے جانا چاہیں۔ تو ان کے ناموں وغیرہ سے بھی اطلاع دیں۔ تا فہرست مرتب کی جاسکے۔ اور سلسلہ کی طرف سے منظوری کا بھی فیصلہ کیا جاسکے۔ اگرچہ کہ پہلے اعلان کیا جاچکا ہے۔ دوستوں کو یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس دفعہ پاسپورٹ اور ویزا خود حاصل کرنا ہوگا۔ کیونکہ سابقہ طریق بدل گیا ہے۔ پاسپورٹ اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں درخواست دیکر حاصل کرنا چاہیئے اور ویزا کراچی سے ملے گا۔ دفتر ہذا کی طرف سے ویزا کی سہولت کے لئے کراچی کے ایک دوست مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی کو اخلاقی امداد کے لئے مقرر کیا گیا ہے دوست نوٹ کرلیں۔ اور ویزا کے متعلق ان سے خط وکتابت فرمائیں۔ مگر جواب کے لئے ان کو کچھ ٹکٹ بھجوا دیا کریں:۔

فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد
۳۱ اگست ۱۹۵۹ء

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

جیسا کہ قبل ازیں لاہور سے آمدہ اطلاع شائع ہوچکی ہے۔ آجکل حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پھوڑے پھنسیوں کی وجہ سے ناساز ہے۔ پھنسیوں میں پیپ بھی ہے۔ جس کے باعث تکلیف زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے آمین

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۵ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب محلہ دارالیمن ربوہ میں خدام کا ایک ضروری تربیتی اجلاس ہونا قرار پایا ہے۔ ربوہ کے تمام خدام کو جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے۔ انصاراللہ کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۵۹ء

تحریک جدید کے مطالبات

آجکل تبلیغ اسلام کا کام گزشتہ زمانہ سے بہت مختلف ہوگیا ہے۔ پچھلے زمانہ میں تو تبلیغ اسلام زیادہ تر درویش کیا کرتے تھے۔ اور اپنے وطن سے بغیر کوئی سامان لئے چل پڑتے تھے۔ اور سفر کرتے کرتے دور دور تک نکل جاتے۔ یہ سلسلہ تبلیغ اکثر بزرگوں کے ذریعہ قائم تھا۔ جو اپنی صحبت میں رکھ کر ہونہار شاگردوں کی تعلیم و تربیت کرتے۔ اور جب وہ اس قابل ہوجاتے کہ اپنے طور پر عوام کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکیں۔ تو یہ بندگان حق انہیں کوئی علاقہ سپرد کر دیتے۔ اور اپنے مرشد کا اشارہ پا کر بے سروسامان نکل پڑتے۔ اور اس علاقہ میں جہاں ان کا مرشد ان کو بھیجتا کسی مرکزی مقام میں ڈیرا لگا دیتے۔ اور اپنے نمونہ اور تعلیم و تربیت سے اسلام کی تبلیغ کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے۔ چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ وغیرھم اسی طرح ہندوستان میں وارد ہوئے۔

یہ سلسلہ بڑا وسیع تھا اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت اسی سلسلہ کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اور یہ جو بعض مستشرقین کا خیال ہے۔ کہ مسلمانوں نے منظم طور پر کبھی تبلیغ نہیں کی۔ یہ بالکل صحیح نہیں ہے چونکہ ان درویش مبلغوں نے کوئی دفتر وغیرہ نہیں کھولے ہوئے تھے۔ اور نہ آمد و خرچ کا کوئی حساب رکھنا پڑتا تھا۔ اور نہ مبلغین کوئی تنخواہ وغیرہ وصول کرتے تھے۔ اس لئے بظاہر اس میں کوئی نظام نظر نہیں آتا۔ لیکن فی الحقیقت یہ ایک نظام تھا۔ جو اس زمانہ کے لحاظ سے موزوں تھا۔

اگرچہ موجودہ زمانہ میں بھی اس طریق کار کے کئی پہلوؤں میں ابھی گنجائش ہے۔ لیکن دنیا کے حالات ایسے بدل چکے ہیں۔ اور مختلف قوموں کے ملکی حالات نے ایسی صورت اختیار کرلی ہے۔ کہ یہ طریق کار مثلاً اپنے اپنے ملک میں تو اب بھی کامیاب ہوسکتا ہے۔ لیکن بغیر کسی باقاعدہ نظام کے جیسا کہ عیسائی مشنوں کا نظام ہے۔ تبلیغ کا کام سرانجام دینا بہت مشکل ہے۔ آجکل بھی ذاتی اپیل کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی کوئی انسان بغیر کسی نظام کے اشاعت و تبلیغ کا کام باحسن وجوہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ آج کوئی ایک ملک کا رہنے والا بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے دوسرے ملک میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور جب تک مبلغ کے رہنے سہنے اور اخراجات کا انتظام نہ ہو۔ دوسرے ممالک میں تبلیغ و اشاعت ناممکن ہے۔ خاصکر مغربی ممالک میں تو ایک پل بھی انسان نہیں ٹھہر سکتا۔ یہی حالت ان ممالک کی ہوگئی ہے۔ جو مغربی تہذیب کے زیر اثر آچکے ہیں۔

اس سے واضح ہے کہ تبلیغی کام کرنے کے لئے آج روپیہ کی بڑی ضرورت ہے "تحریک جدید" غیر مسلم ممالک میں تبلیغ کرنے کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج اس طرح جو روپیہ جمع کرتی ہے۔ اگرچہ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں پاسنگ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ لیکن اس نے جو کام کیا ہے وہ بڑا وسیع ہے۔ اور بعض جگہ تو عیسائی مشن باوجود کثرت مال کے جماعت احمدیہ کے مشنوں سے شکست پر شکست کھا رہے ہیں۔

تاہم جتنا کام جماعت احمدیہ غیر ممالک میں سرانجام دے رہی ہے۔ وہ اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے تو صرف یہ کہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ زیادہ تر غریب لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور اگرچہ اکثر مخلصین اپنی بساط سے بہت بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں لیکن کام کی نوعیت اور اس کی وسعت کے لحاظ سے جب تک ساری جماعت اپنا تن من دھن اس کام میں نہ لگا دیگی اس کام میں تیز رفتاری پیدا نہیں ہوسکتی۔ تحریک جدید کا مقصد یہ ہے کہ ساری جماعت کو اس سطح پر لایا جائے کہ جماعت انفاق مال کی وہ سطح حاصل کرے جو حق کے نام پر کٹ مرنے والی جماعتوں کیلئے ضروری ہے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی تقویت کے لئے کئی ایک مطالبات بھی جماعت کے سامنے بڑی وضاحت سے رکھ دیئے ہوئے ہیں۔ اور ان مطالبات کے رنگ میں تقریباً وہ تمام لائحہ عمل جماعت کے سامنے پیش کر دیا گیا ہوا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہوکر ہم "تحریک جدید" کو تقویت بہم پہنچا سکتے ہیں۔ ان مطالبات میں سے سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔

سادہ زندگی کے بھی کئی پہلو ہیں۔ کھانے پینے میں سادگی۔ لباس میں سادگی۔ گھر کے سازو سامان میں سادگی۔ بیاہ شادی میں سادگی اور اسی طرح دیگر رسومات میں سادگی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سادگی کے ہر پہلو کو مختلف اوقات پر وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ کھانے میں سادگی کے متعلق آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے۔

"جن کھانوں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ مالی یا جانی کسی قسم کی قربانی نہیں کرسکتے۔ جب تک اپنے حالات میں تبدیلی پیدا نہ کریں۔ کھانے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کئے جاتے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے۔ یہ اقرار کرے۔ کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں۔ بلکہ دونوں ملکر ایک ہوں گے۔ لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکہ کے طور پر تیار کرلیتی ہیں۔ اس عہد میں آنے والے لوگوں کے لئے اس کی بھی اجازت نہ ہوگی۔

ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس مدکش پر چلاؤں جو صحابہ کی تھی اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں مغربی تمدن کے اثرات اور ایشیائی تمدن کے گندے اثرات سے بھی ان کو علیحدہ رکھوں۔ مگر کوئی صورت ایسی نہ نکلتی تھی۔ کبھی میں یہ سکیم بناتا تھا کہ بورڈنگ بناؤں۔ کبھی انصار اللہ قائم کرنے کی تجویز کرتا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی تجویز دل کو نہ لگتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایسا دھکا لگایا۔ میں نے سمجھا اس وقت میں جو کچھ کہوں گا۔ سب مان لیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت سے ہمیں کتنا بڑا فائدہ پہنچایا ہے کہ مغربی اثرات بلکہ ان مشرقی اثرات سے بھی جو مسلمانوں کی کمزوری کے زمانہ میں ان کے اندر پیدا ہوگئے تھے ہمیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک راستہ بتا دیا ہے۔ جسے ہم بیس سال میں معلوم نہ کرسکے وہ ایک دم بتا دیا۔"

(خطبہ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۳۷ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۰۸)

اس سے پہلے خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء میں آپ نے فرمایا کہ

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خوف و خطر کا زمانہ تھا۔ اس وقت جو آپ نے مسلمانوں کو احکام دیئے تھے ہم ان سے سبق حاصل کرسکتے ہیں۔ آپ کا اپنا طریق بھی یہ تھا۔ اور ہدایت بھی آپ نے یہ کر رکھی تھی۔ کہ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کئے جائیں۔ اور اس پر اتنا زور دیتے تھے کہ بعض صحابہؓ نے اس میں غلو کرلیا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے سامنے سرکہ اور نمک رکھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا دو کھانے کیوں رکھے گئے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھانے کا حکم دیا ہے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ دو نہیں۔ بلکہ دونوں ملکر ایک سالن ہوتا ہے۔ مگر آپ نے کہا نہیں یہ دو ہیں اگر آپ کا یہ فعل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جذبہ کی وجہ سے غلو کا پہلو رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ غالباً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشا نہ تھا۔ مگر اس مثال سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے۔ کہ آپ نے یہ دیکھ کر مسلمانوں کو سادگی کی ضرورت ہے اس کی اس قدر تاکید کی تھی۔ میں حضرت عمر والا مطالبہ نہیں کرتا۔ اور یہ نہیں کہتا۔ کہ نمک ایک سالن ہے اور سرکہ دوسرا۔"

یہی نہیں آپ نے بڑی تفصیل سے بعض چیزوں کا ذکر کرکے ان کے استعمال کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ مثلاً بنگال اور بہار کے علاقوں میں چاول بھگونے کے لئے جو پتلی دال استعمال ہوتی ہے۔ اچار چٹنی کا استعمال ناشتہ میٹھا پھل۔ دہی کے استعمال کے متعلق بھی ہدایات دی ہیں۔ دیہاتی تمدن کی ضروریات۔ مہمان۔ بیمار۔ دعوت اور تحفہ۔ عیدیں۔ شادی۔ جمعہ وغیرہ میں کھانوں کے اہتمام کے متعلق بھی تفصیلی ہدایات موجود ہیں۔

آپ نے سادہ زندگی کی ضرورت اور فوائد پر بھی تفصیلی نظر ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ "تحریک جدید" کا سادہ زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ چنانچہ آپ نے خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۶ ۲۷۲ میں فرمایا کہ

"نیز یہ کہ جب مشکلات کا وقت آئے۔ تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت میں حائل ہو۔ اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کرسکے۔ بلکہ وہ خیال کریں۔ کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا

(باقی صفحہ ۴ پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں احمدی مشن کی تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی سرگرمیاں

۵۶۔ افراد کا قبولِ اسلام۔ احمدیہ مدارس کی تعلیمی خدمات۔ تقاریر۔ لٹریچر کی وسیع تقسیم۔ تبلیغی دورے

(از مکرم عبد الرشید صاحب رازی مبلغ مغربی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(۲)

احمدیہ مشن اکرا

خاکسار اکرا میں متعین ہے۔ مذکورہ عرصہ میں پرائیویٹ ملاقاتوں اور لٹریچر مفت تقسیم کر کے غیر مسلموں تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ٹرتھ اخبار کی کاپیاں مفت پوسٹ کر کے غیر از جماعت لوگوں کو اسلام اور احمدیت سے واقفیت کرائی گئی۔ قابل ذکر امور یہ ہیں۔ عالمی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ریٹائرڈ جنرل سیکرٹری ایشیا اور افریقہ کے دورہ پر تھے۔ ماہ مئی میں غانا بھی تشریف لائے۔ انہوں نے خود خاکسار کو غانا میں احمدیہ مشنوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے ملاقات کے لئے بلایا۔ چنانچہ خاکسار نے ان کو غانا میں احمدی مشنوں اور خصوصاً احمدیہ جماعت کی غانا میں تبلیغی مساعی پر معلومات مہیا کیں۔ گفتگو کے آخر میں خاکسار نے کتاب لائف آف محمدؐ ان کو پیش کی جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ بعد میں غانا کی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے چیئرمین اور نیشنل سیکرٹری جو افریقن ہیں۔ اور بڑے ہی اچھے ملنسار ہیں۔ خود مشن ہاؤس میں آ کر لائف آف محمدؐ ہدیۃً لے گئے۔ مسٹر ہمفری فشر آکسفورڈ یونیورسٹی کے ریسرچ سکالر گھانا میں دوبارہ تشریف لائے۔ تو جماعت احمدیہ اکرا کے دوستوں سے ملاقات کرائی گئی۔ مسٹر فشر جماعت کے دوستوں سے مختلف سوالات کر کے احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرتا رہے۔ آخر میں مسٹر فشر نے خود دوستوں کو سوالات کا موقعہ دیا۔ چنانچہ خاکسار نے حضرت مریمؑ کے متعلق ان کا نقطۂ نظر واضح کرنے کو کہا۔ جس پر کچھ رک رک کے کہنے لگے۔ ان کی وفات کے متعلق کچھ واضح نہیں۔ اس پر خاکسار نے قرآن مجید کی حضرت مریمؑ کے متعلق تحقیق کا ذکر کیا۔ دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ آپ کے نزدیک احمدیت کی تبلیغ کا غیروں پر کیا اثر ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ عیسائی عام طور پر اور مسلمان خاص طور پر احمدیت کے حضرت مسیحؑ کی وفات کے عقیدہ کو کسی نہ کسی رنگ میں ماننے پر آمادہ ہیں نیز یہ کہا کہ حال ہی میں گورنمنٹ نے لیگوس نائیجیریا میں مسلمانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس میں پانچ احمدی اور دو غیر احمدی شامل تھے۔ مسٹر فشر نے تین روز اکرا میں قیام کیا۔ قیام کے دوران خاکسار نے ان کے کہنے پر یہاں کے بڑے غیر احمدی علماء سے ملاقاتوں کا انتظام کرایا۔ غیر احمدی علماء سے ملاقاتوں کے دوران خاکسار بھی حاضر ہوتا رہا۔ مذکورہ علماء مسٹر فشر کے سوالات پر احمدیت کے متعلق اچھے لفظوں میں اظہار خیال فرماتے رہے۔ مختلف لیکچروں میں لٹریچر مفت تقسیم کر کے غیر مسلموں کو ان کے غلط عقائد کی طرف توجہ اور اسلام کے عقائد کی دیگر ادیان کے عقائد سے برتری کی طرف واقفیت کرائی۔ ماہ اپریل و مئی میں ایک امریکن عیسائی نے عیسائیت کے متعلق مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں خاکسار اور چند ایک احباب جماعت نے لیکچروں کے شروع اور اختتام میں لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ انہی ایام میں بہت سے عیسائیوں نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ خاکسار نے اکرا کے چند ایک سیکنڈری سکولوں HO کے مقام پر ایک سکنڈری سکول میں اسلام و احمدیت کا لٹریچر مفت تقسیم کیا۔

ماہ مئی کے شروع میں ایک احمدی افریقن حج پر جانے کی غرض سے اکرا میں وارد ہوا۔ اور مشن میں چند روز قیام کیا۔ خاکسار اس کے ساتھ ایئر پورٹ الوداع کہنے گیا اور وہاں جا کر گھانا نیوز ایجنسی کے نمائندے کے ذریعہ ریڈیو پر اس بات کی خبر نشر کرنے کو کہا کہ "ایک احمدی دوسرے عازمین حج کے ساتھ حج کی غرض سے روانہ ہو رہا ہے۔ جو کہ فلاں فلاں جگہ کا بارسوخ آدمی ہے"۔ چنانچہ گھانا ریڈیو پر یہ خبر انگریزی اور دیگر لوکل زبانوں میں دو دن تک نشر ہوتی رہی۔ اس طرح ایک تو قدرے احمدیت کا ذکر ہوا۔ اور دوسرے اس بات کی تردید ہوئی کہ احمدی حج پر نہیں جاتے۔

اکرا مشن و مسجد کے لئے گورنمنٹ سے زمین تو حاصل کی جا چکی ہے۔ اب زمین مشن اور مسجد کے نقشہ جات کی تیاری کے لئے خاکسار نے جون کے مہینہ میں ہوسنگ کارپوریشن کے انجینئر سے ایک دو دفعہ ملاقات کر کے مشن اور مسجد کے نقشہ جات کی وضاحت کی۔ اب خاکسار نے یہاں پر ایک ہندوستانی مسلمان انجینئر سے ذکر کیا۔ اور انہوں نے وعدہ کیا کہ مسجد اور مشن ہاؤس وغیرہ کا نقشہ بڑا اچھا تیار کر دیں گے۔

احمدیہ مشن کماسی اشانٹی

کے انچارج برادرم خلیل احمد صاحب اختر ہیں آپ کے حلقہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ و تعلیم اور سکولوں و مساجد کی تعمیر بڑی ترقی پر ہے۔ آپ کی مختصر سی رپورٹ درج ہے

تبلیغ بذریعہ کتب

ایک عیسائی مسٹر دنیٹے جو چوٹی زبان کا ماہر ہے۔ اور آج کل وہ بائیبل کا چوٹی زبان میں ترجمہ کر رہا ہے۔ کو مشن ہاؤس میں بلایا گیا اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ نیز اسے

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا میں سستی کرنے والا بھی متکبر ہے

تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اُس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصوّر کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے۔ کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو

(نزول المسیح)

قرآن کریم کا اشانٹی کی لوکل زبان چوئی (ٹوئی) میں ترجمہ کرنے کے لئے گیا۔ چنانچہ وہ قرآن کریم (معہ مترجم انگریزی) لے گیا ہے۔ اور پہلے وہ کچھ حصہ کا ترجمہ کرکے دکھائے گا۔ اور پھر معاوضہ طے کرے گا۔ ایک سیکنڈری سکول کی ایک انگریز استاد مس نوکولڈز کو تفسیر کبیر جزو اوّل مطالعہ کے لئے دی۔ ۲۳ مئی کو ریجنل کمشنر آف اشانٹی کو کماسی میں احمدیہ جماعت کے تعلیمی ادارے کی تاحاندان (معائنہ) کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ان کی تشریف آوری پر مکرم خلیل اختر صاحب نے قرآن شریف پیش کیا۔ اس خبر کو ریڈیو۔ اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ گورنمنٹ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے گزٹ میں بھی خبر اور فوٹو شائع ہوئی۔

تبلیغ بذریعہ تصاویر

مکرم خلیل اختر صاحب نے مختلف مواقع پر تبلیغی، تعلیمی اور اصلاحی تقاریر کیں۔ ۱۹۔ اپریل کو آپ نے سٹیٹ کونسل کے ممبران سے خطاب کیا۔ کماسی کے نواح میں پیراماؤنٹ چیف کی معیت میں پبلک تبلیغی تقاریر کیں۔ مسجد کے سنگ بنیاد رکھتے ہوئے اختر صاحب نے تقریر کی۔

ملاقاتیں

مذکورہ عرصہ میں ریٹو کو دارے سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر اور تین پروفیسروں سے ملاقات کی۔ گھانا نیوز ایجنسی والوں سے ل کو عید الفطر کے متعلق اعلان کروایا۔ گنی کے ایک مشہور تاجر کماسی میں آئے۔ ان کو احمدیہ مدارس دکھائے گئے۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں مختلف تجار سے احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے چندہ اکٹھا کیا۔ ۳ مئی کو پاکستان کے قائمقام ہائی کمشنر مسٹر محمود احمد صاحب کماسی تشریف لے گئے۔ چنانچہ اختر صاحب نے جائے قیام پر جاکر ان سے ملاقات کی۔ اور ۵ مئی کو ان کے اعزاز میں مشن کی طرف سے ٹی پارٹی دی۔ اس شام کو اشانٹی کے ریجنل کمشنر نے ہمارے ہائی کمشنر صاحب کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ اس میں بھی شرکت کی۔ ۶ مئی کو ہائی کمشنر صاحب کے ساتھ اختر صاحب نے اشانٹیوں کے بادشاہ سے ملاقات کی۔ اس دوپہر کو کمشنر صاحب نے مشن میں تناول فرمایا۔ ۷ مئی کو ریذیڈنسی میں آنریبل ریجنل کمشنر کی طرف سے دی گئی ایک شہری پارٹی میں شرکت کی۔ جس میں منسٹر آف ڈیفنس اور بعض دوسرے معززین سے ملاقات کی۔ مشن کی بعض زمینوں کی لیزیں ابھی تک مکمل نہیں ہوسکیں

اس سلسلہ میں سروے ڈیپارٹمنٹ اور لینڈز آفس جاتا رہا۔ کماسی کے ایک محلہ اسوامی میں احمدیہ مسجد بنانے کے لئے زمین حاصل کرنے کی درخواست دی۔ چنانچہ متعلقہ محکمہ ایک قطعہ زمین دینے پر راضی ہوگیا ہے لیکن ابھی تک اس کی لیز وغیرہ مکمل نہیں ہوسکی۔ ۲۹ مئی کو غانا ہسٹوریکل سوسائٹی کی طرف سے احمدیہ سیکنڈری سکول میں اشانٹی تاریخ کے ماہر پروفیسر ولکس کی تقریر کا انتظام کروایا۔ انکی تقریر کا عنوان تھا "دی رول آف اسلام ان اشانٹی ہسٹری"۔ لیکن اچانک بیمار ہوجانے کی وجہ سے پروفیسر مذکور تشریف نہ لاسکے۔ یکم جون کو مشن کے پریس کے سلسلہ میں ایک وکیل سے ملا۔ ۲ جون کو کماسی مڈل سکول کیلئے عمارتی لکڑی حاصل کرنے کے لئے آرا مشین کے مینیجر سے ملاقات کی۔ اسی شام کو کماسی کالج کے ایک پروفیسر سے ملاقات کی اور ٹیکنالوجی کے پروفیسر مسٹر ہورلیشس اور اس کی بیوی کو مشن ہاؤس میں چائے پر بلایا۔ اور اسلام سے روشناس کرایا۔ ۱۷ جون کو قریباً دوہزار نفوس کو نماز عید پڑھائی۔

مکرم امیر صاحب گھانا کی معیت میں اختر صاحب نے بھی شمالی غانا کا سفر کیا اور اس طرح ایک ہزار پانچ سو میل کا سفر طے کیا۔ مذکورہ عرصہ میں اختر صاحب نے علاوہ مشن کے کاموں کے سیکنڈری سکول اور گورنمنٹ مڈل سکول میں مسلمان طلباء کو دینیات پڑھائی اور ہوسٹل کی نگرانی کی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی

کے ہیڈ ماسٹر مکرم مرزا مجید احمد صاحب ہیں۔ آپ کی جنرل نگرانی میں سکول ترقی پر ہے۔ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا سکول کافی مقبول ہو رہا ہے۔ مکرم مرزا مجید احمد صاحب کے علاوہ دو دیگر پاکستانی اساتذہ کرام بھی سکول کی ترقی میں کوشاں ہیں۔ سکول کے کاموں کے علاوہ اساتذہ کرام میں سے منیر احمد صاحب رشید سلسلہ کی خدمت میں بھی پیش پیش ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احمدیت کے خادموں کو زیادہ جوش وخروش سے اور صحیح رنگ میں خدمت دین کی اور احباب جماعت کو خلوص دل سے تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللھم آمین +

آچاریہ ونوبا بھاوے کو قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت

مشہور بھارتی لیڈر آچاریہ ونوبھاوے ان دنوں مقبوضہ کشمیر کا پیدل دورہ کر رہے ہیں۔ اس اثنا میں ماہ اگست کے پہلے ہفتہ ایک مقام پر جماعت اسلامی کے ایک وفد نے آپ کو قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا یہ دلچسپ خبر اور اس پر مختلف نقطۂ نگاہ سے بعض تبصرے قارئین کے مطالعہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں (ادارہ)

اصل خبر:۔ ٹائمز آف انڈیا بمبئی کی اطلاع:۔

سرینگر ۴ اگست۔ آچاریہ ونوبا بھاوے نے قرآن کی قرأت وتلاوت موقوف کردی۔

سرینگر۔ ۳۰ میل دور سوپور سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق یہ معلوم ہوا ہے کہ جماعت اسلامی کے ایک وفد نے بجوسی وان کے لیڈر ونوبھاوے سے ملاقات کی اور ان سے سوال کیا کہ کیا آپ اسلامی قوانین کے مطابق زندگی گذارتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس وفد نے اچاریہ جی سے کہا پھر آپ قرآن کا حوالہ نہ دیا کریں اس لئے کہ جو شخص ایک دفعہ اس کو پڑھ لیتا ہے وہ مجبور ہے کہ اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔ اب اچاریہ بھاوے کا کہنا ہے قرآن کی آیات کے اپنی میٹنگ میں حوالہ دیتے ہیں "

اخبار "ریاست" دہلی کا تبصرہ

محولہ بالا خبر پر دہلی کے مشہور اخبار "ریاست" نے "قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل" کے عنوان سے جو تبصرہ کیا وہ حسب ذیل ہے:۔

"اس ہفتہ مسٹر ونوبھاوے کشمیر کے دورہ میں سوپور کے مقام پر پہنچے تو وہاں جمعیت اسلامی کا ایک ڈیپوٹیشن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس ڈیپوٹیشن نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ قرآن پڑھتے تو ہیں کیا قرآن کی تعلیم پر بھی آپ عامل ہیں؟ اس سوال کو سن کر مسٹر ونوبا بھاوے نے سچائی اور صداقت کا ثبوت دیتے ہوئے جواب دیا کہ آپ اس پر عامل نہیں ہیں تو ڈیپوٹیشن نے کہا کہ جس صورت میں کہ آپ قرآن کریم کی تعلیم پر عامل نہیں آپ کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ قرآن نہ پڑھا کیجئے۔ چنانچہ اب مسٹر ونوبا بھاوے اپنی تقریر میں کبھی کبھی قرآن کا حوالہ تو دیتے ہیں مگر آپ نے پہلے کی طرح تقریر سے پہلے گیتا وغیرہ مذہبی کتابوں کے شلوکوں کے ساتھ قرآن کی تلاوت موقوف کردی ہے۔

یہ مسئلہ بہت دلچسپ ہے اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جانا چاہیئے کہ اگر کوئی کسی مذہبی کتاب پر عمل نہیں کرتا تو کیا اس کو اس مذہبی کتاب کے پڑھنے یا تلاوت کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر غور کیا جائے تو کسی مذہب کا کوئی انسان بھی اپنی مذہبی کتاب پر پورے طور سے عامل نہیں حالانکہ وہ ہر روز ہی اس مذہبی کتاب کے احکام کو پڑھتا یا بار بار رٹتا ہے۔ مثلاً سکھوں میں گورو گرنتھ صاحب کی ابتداء ہی سچائی پر قائم رہنے سے متعلق ہے مگر فی الحقیقت حالت یہ ہے کہ تمام سکھوں کو تو چھوڑ دیجیے ان کے سینکڑوں لیڈروں اور مبلغین میں سے بھی شاید ایک دو بزرگ ایسے ہوں گے جو جھوٹ نہ بولتے ہوں اور جن کے اندر بے خوفی کے ساتھ حق وصداقت کی آواز پیدا کرنے کی جرأت ہو۔ یا جو گورو صاحبان کے احکام سے متاثر ہوکر گوشت نہ کھاتے ہوں۔

ہندوؤں کی حالت یہ ہے کہ گیتا پڑھنے اور مندروں میں پرارتھنا جانے والوں کی زیادہ تعداد تجارت کے نام پر بے ایمانی اور بد دیانتی کی مرتکب ہوتی ہے اور ان کی مذہبی کتابوں نے تو ایک چیونٹی کو ہلاک کرنے کی بھی ممانعت کی ہے۔ مگر مندروں میں جانے والے ہندو مہاجن سود خوری کے ذریعہ انسانوں کا خون پیتے ہیں۔ اور اس کو بھی چھوڑیئے اگر جماعت اسلامی کا یہ اصول تسلیم کرلیا جائے تو پھر کسی کاتب کو بھی قرآن کی کتابت کرنے کا حق حاصل نہیں۔ کیونکہ وہ قرآن کے تمام احکام پر عامل نہیں ہوتے۔

ہماری رائے میں جماعت اسلامی کا یہ مطالبہ قطعی بے معنی ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کی تعلیم پر عامل نہیں تو اسے قرآن کی تلاوت بھی ترک کردینی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والا شخص قرآن نہ پڑھے گا تو پھر وہ آئندہ اس کی تعلیم سے متاثر ہی کیونکر ہوگا۔ یعنی نہ پڑھنے کی صورت میں اس کے لئے ممکن ہی کیونکر ہے کہ وہ آئندہ اس پر عمل ہی کرسکے اور اس کو چھوڑیئے۔ اگر ایک شخص قرآن کے کچھ حصوں پر عمل کرتا ہے اور باقی کے حصوں پر عمل نہیں کرتا تو کیا اس کو قرآن کے پڑھنے کا حق حاصل نہیں۔ مثلاً ایڈیٹر "ریاست" اپنا ذاتی مسلک ہے اس نے جب "اشرف الجہاد اعلائے کلمۃ الحق" والی حدیث (سب سے بڑا جہاد حق وصداقت کی آواز پیدا کرنا ہے) سنی اس پر اس حدیث کا بہت بڑا اثر ہوا۔ اس نے اخبار "ریاست" میں ہی درجنوں بار اس حدیث کا حوالہ دیا اور اس کا ایمان یہ ہے کہ جن ہونٹوں سے اس حدیث کے الفاظ نکلے وہ ہونٹ عزت واحترام کے جذبات کے ساتھ سجدہ کرنے کے قابل ہیں۔ مگر وہ بے زبان جانوروں کی قربانی کے مسئلہ کا قائل نہیں۔ ایڈیٹر "ریاست" کی اس متضاد پوزیشن میں کیا اس کو قرآن اور مزید حدیثوں کے مطالعہ کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اور بقول اس اسلامی جماعت کے اگر حق حاصل

نہیں تو پھر کیا یہ اقدام اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا نہیں۔ اور ان حالات میں کیا اس اسلامی جماعت کے ممبروں کو بھی مذہبی مجاور قرار دیا جائے جو اسلام کی راہ میں ہمیشہ ہی رکاوٹ ثابت ہوئے۔

(ریاست دہلی ۱۰/۸/۵۹)

اخبار رہنمائے دکن کا نوٹ

جنوبی ہند کے اخبار رہنمائے دکن میں "اچاریہ ونوبا بھاوے اور قرآن" کے عنوان سے اس خبر سے متعلق حسب ذیل نوٹ شائع ہوا۔

جس طرح گاندھی جی آنجہانی اپنی بھجن منڈلی میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کے چیلے ونوبا بھاوے کو بھی اپنی پرارتھنا سبھا میں قرآنی آیات کی تلاوت کی عادت ہے۔ امرتسر میں یہ واقعہ پیش آیا کہ وہ کشمیر سے دورہ کرتے ہوئے وہاں پہونچے۔ اور اپنی سبھا میں حسب عادت قرآن پاک کی آیات بھی پڑھیں تو اس موقع پر مسلمانوں کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کیا وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصول پر زندگی گذار رہے ہیں؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر مسلمانوں کے وفد نے مؤثر طریق پر ان سے یہ گذارش کی کہ وہ اس مقدس اور متبرک کتاب کے ساتھ بے ادبی نہ کریں کہ قرآن پڑھنے والے کو اس کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا چاہیئے۔ آچاریہ ونوبا بھاوے نے اس معقول بات پر دھیان دیا۔ اور قرآن کی اس طرح رسمی تلاوت ترک کردی۔

اس حیثیت سے یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک غیر مسلم فرد کو مسلمانوں کے ایک وفد نے قرآن پر عمل کرنے کی دعوت دی۔ اور اس طرح کی رسمی تلاوت کو بے ادبی قرار دیا۔ جو حقیقتاً صحیح ہے۔ لیکن سچ پوچھئے تو آج اس طرح کے کسی غیر مسلم کی بہ نسبت بے شمار مسلمان قرآن کے ساتھ اس بے ادبی اور بے عملی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آج قرآنی تعلیمات سے ناواقف مسلمان کو قرآن سے واقف کرانے اور قرآن پڑھ کر بھی اس کے احکام کو بجا نہ لانے والے اور اس کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے والوں کو اس کی تلقین کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ وہ قرآن کو اپنے علم و عمل کا محور بنائیں۔ مسلمانوں کی اسی بے عملی کا نتیجہ ہے کہ ناواقف مسلمانوں کو قرآن کی حقیقی قدر و قیمت سے واقف کرانا دشوار ہے۔

(رہنمائے دکن بحوالہ الجمعیۃ دہلی ۱۹/۸/۵۹)

جماعت اسلامی کی صفائی

مذکورہ خبر پر مندرجہ بالا قسم کے تبصروں پر جماعت اسلامی ہند کے آرگن "دعوت" نے جو موقف اختیار کیا۔ ملاحظہ کیجئے۔ معاصر مذکور اپنی ۲۲ر اگست کی اشاعت میں زیر عنوان "بھاوے جی کی تفسیر" رقمطراز ہے:۔

"اچاریہ ونوبا بھاوے نے کشمیر کی پد یاترا میں تفسیر قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا تھا۔ اسے اب روک دیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جماعت اسلامی کشمیر کے کسی وفد نے اچاریہ جی سے کہا کہ وہ جب قرآن کو نہیں مانتے اور اسلام کو اپنا نہیں سکے ہیں تو انہیں تفسیر نہیں کرنی چاہیئے اس پر بعض اخبارات میں مختلف تبصرے شائع ہوئے ہیں اور اس کو ایک طرح کی تنگ نظری سمجھا جا رہا ہے

اچاریہ بھاوے بہت مخلص اور بہت پڑھے لکھے آدمی ہیں لیکن اگر وہ کسی عدالت میں جائیں۔ اور وہاں جا کر کسی ملزم کی طرف سے وکالت کرنے کی کوشش کریں تو ان کے احترام کے باوجود عدالت انہیں قانون کی وکالت اور ترجمانی کا حق نہیں دے گی۔ گویا قانون کی ترجمانی اور تشریح کے لئے ابتدائی تقاضے ضروری ہیں۔ جن کی تکمیل کرنے کے بعد کسی کو وکیل کے مقام پر کھڑا ہونے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی بات اگر بھاوے جی سے کشمیر میں کہی گئی تو اس میں کیا برائی ہو گئی۔ اور کونسی تنگ نظری اس میں آشامل ہوئی۔

ایک شخص جو ابھی طالب علم بننے کے مدارج کو بھی طے نہیں کر سکا ہے۔ اور جو ان بنیادوں سے بھی ناآشنا ہے۔ جن پر کسی نظام کی بنیاد اٹھائی گئی ہے۔ وہ اگر یکایک اس نظام کے مفسر اور شارح کے روپ میں آکھڑا ہو تو یہ اس نظام کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ اور خود اس شخص کو بھی طلسم فریب میں مبتلا کرنا ہوگا۔ یہ تھی استادی کی بات۔ رہ گئی طالب علم کی بات تو اس کے راستے کھلے ہوئے ہیں"۔ ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے آرگن ہفت روزہ بدر قادیان نے اس خبر پر جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

اخبار بدر قادیان کا تبصرہ

اسلام کی عالمگیر دعوت اور اسکے وسیع دائرہ تبلیغ کے لحاظ سے جماعت اسلامی کا یہ قدم کس قدر افسوسناک ہے۔ دیکھئے آپ نے کہ جماعت احمدیہ اور دوسری جماعتیں غیر مسلموں پر جو اسلامی نقش قائم کرتی ہیں یہ جماعت کس سرعت سے اس کو مٹانے کے لئے آگے آتی ہے۔ یہ تو آج تک سننے میں نہیں آیا کہ اس جماعت نے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی ہو۔ لیکن قرآن پڑھنے سے ممانعت کی خبر ملی اگر ان کا اسلام یہی ہے تو معلوم نہیں کہ پھر غیر مسلموں کو کس طرح قرآن پڑھایا جا سکے گا۔ آج جو مستشرقین قرآن کریم اور اسلام پر بڑی بڑی ریسرچ کر رہے ہیں یقین ہے کہ جماعت اسلامی کے دور (؟) میں یہ سلسلہ حکماً و جبراً بند کر دیا جائے گا۔

اسلام تو ایک تبلیغی مذہب ہے دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والا انسان اس کی دعوت کا مخاطب ہے۔ اس کی تعلیم پختہ دلائل اور پر حکمت براہین پر مشتمل ہے۔ اپنی غیر معمولی قوت مؤثرہ کے باعث ہر زمانہ میں مخاطبین کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتی چلی گئی ہے۔ اس کی عالمگیر دعوت کی بناء پر یہ بات گویا مبلغین اسلام کے فرائض میں داخل سمجھی جاتی ہے کہ وہ اس کے امن بخش پیغام کو بغیر کسی امتیاز کے ہر شخص کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آغاز اسلام سے اب تک اسلام کی دعوت اور تبلیغ کا کام اسی نہج پر ہوتا چلا آیا ہے۔ جماعت اسلامی کا یہ کردار نہ صرف یہ کہ تنگ نظری کا آئینہ دار ہے بلکہ صریح طور پر غیر اسلامی بھی۔ کیونکہ یہ اقدام یقینی طور پر اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں روکاوٹ پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ تبصرہ نگاروں نے اس کو واضح کیا ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ اخبار رہنمائے دکن کے تبصرہ نگار نے وفد کے اس اقدام کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی "دعوت" قرار دیا ہے۔ مگر دعوت دینے کا یہ طریق بھی خوب ہے۔ جس میں ارشاد خداوندی ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة کا کچھ بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اسلامی تعلیم پر عمل کی رغبت تو درکنار اس طریق سے تو زیر تبلیغ افراد کو اسلام سے نفرت ہی پیدا ہوتی ہے۔

اخبار دعوت کا صفائی کا بیان جس کے ذریعہ ابتدائی تقاضوں کی تکمیل کی بھول بھلیوں میں الجھایا گیا ہے۔ بجائے خود ایک اچھا خاصہ معمہ ہے۔ اگر یورپ کے مستشرقین قرآن کریم کی تفاسیر لکھ کر اسلام کو طرح طرح کے اعتراضات کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اور ان کو اس کارروائی سے روکنے والا کوئی نہیں۔ تو وہ شخص جو قرآنی آیات کی روشنی میں بعض مضامین بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا طریق کیونکر قابل اعتراض ٹھیرا کیا یہ بہتر نہیں کہ اس طور کی ممانعت کی بجائے حزم اور تحمل سے کام لیتے ہوئے ونوبا جی کی تقریریں سنتے۔ اگر کسی آیت کی تشریح خلاف تعلیم قرآنی پاتے تو با دلائل ان کے خیالات کی تردید کرتے۔ یہ صورت جہاں اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک نئے باب کو کھولنے کا موجب ہوتی وہاں جماعت اسلامی بھی اس غیر اسلامی اقدام کی مرتکب نہ ہوتی۔ (بدر ۲۰ر اگست ۱۹۵۹ء)

احمد نگر میں جلسہ یوم تحریک جدید

مورخہ ۹/۵۹ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر جلسہ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد خلیل الرحمان صاحب نے نظم سنائی بعدہٗ مکرم صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت پر ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آج کے جلسہ کی غرض و غایت محض تقریریں کرنا ہی نہیں بلکہ اصل مقصد وعدوں کا پورا کرنا اور وعدوں کی تجدید ہے۔ بعد ازاں منصور احمد صاحب ظفر نے حضورؓ کا خطبہ جمعہ "یوم تحریک جدید کس طرح منایا جائے" اور عطاء المجیب صاحب ارشد نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام اخبار الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم ماسٹر عبدالرحمان صاحب اتالیق نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؓ نے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کیلئے جماعت کو سادہ زندگی اور دیگر اخراجات کم کرنے کا گر بتایا ہے تاکہ کسی فرد کو اس کی ادائیگی گراں نہ گذرے۔ آپ کی تقریر کے اختتام پر ناصر احمد صاحب ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر نے تقریر فرمائی آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی مالی قربانی کی مثال پیش کرتے ہوئے حاضرین کو یہ احساس دلایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول کریمؐ کے اشارے پر جبکہ مالی قربانی کی ضرورت تھی۔ اپنا سارا مال آپ کے قدموں میں اسلام کی بہبودی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے رکھدیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ آج ہم اسی نبی کے دین کی اشاعت کے لئے چندہ دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کریں۔ پس ہمیں اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا وہ دن جلدی آوے۔ جبکہ ساری دنیا میں اسلام و احمدیت کا جھنڈا بلند ہو۔

ازاں بعد جناب قریشی محمد نذیر صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تحریک کے اجراء کے وقت جماعت اگرچہ قربانی کر رہی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک جدید تحریک کے اجراء کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحریک خدائی تحریک ہے۔ اور یہ حضور کے دل میں خدا کی طرف سے ڈالی گئی۔ اور اسی کی برکت سے جماعت میں سینکڑوں جوان اپنی جانیں۔ مال اور وقت وقف کرنے والے پیدا ہوئے ہیں ان کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور آج اس کا نتیجہ جماعتی استحکام کی صورت میں نظر آ رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ جلد ہی اس مبارک تحریک کی وجہ سے دنیا میں احمدیت کا آفتاب اپنی پوری آب و تاب سے چمکنے لگے گا۔ بعدہٗ نفیس احمد صاحب نے ایک نظم "خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو" سنائی اور آخر میں جناب صدر صاحب نے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے ساتھ نئے وعدوں کے لئے پرزور تحریک کی اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

سخاوت حسین خان سیکرٹری تحریک جدید احمد نگر

مز نیر نفیو ... کرتی ہے | ... طرف سے زیادہ دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

انیس سالہ کتاب کا دیباچہ اور حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

"خوب یاد رکھو جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔"

در اصل جو اثر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہے وہ کسی دوسرے کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔

مکرم مولوی عمر خان صاحب صوابی اپیل نویس، مانسہرہ نے اطلاع دی ہے کہ انیس سالہ کتاب کے ابتدائی اندراجات یعنی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا رقم فرمودہ دیباچہ اور اس کے ساتھ والے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات درس کے طور پر سنانے شروع کر دئیے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مولوی صاحب کی ایک یہ بھی اطلاع ہے کہ کئی احباب ہیں جو تحریک جدید میں شامل ہیں۔ بعض احباب نے چندہ اپنے طور پر تحریک کا بھی دیا۔ مگر یہ چندہ عام کی مد میں داخل ہوا۔ کیونکہ وہ احباب پورے طور پر فہمید نہ رکھ سکے اور نہ جماعت کے کارکنوں نے تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا احساس پیدا کر کے دفتر اول میں شامل کیا۔ حالانکہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے نیکی اور تقوےٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔"

امید ہے کہ تحریک جدید کے ابتدائی اندراجات جماعت کو سنانے اور سمجھانے کا کام ہر جماعت میں کیا جائے گا تا اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت میں احباب کرام ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے دفتر اول کے سابقون اولون سے بھی آگے قدم رکھنے والے ہوں۔

(برکت علی خان پنشنر وکیل المال تحریک جدید)

سیّد عبد اللطیف بھٹائی کی برسی کے موقع پر تقریر

ہر سال ۳۰ اگست کو بھٹ شاہ کے مقام پر سندھ کے مشہور و معروف صوفی شاعر سید عبد اللطیف صاحب بھٹائی کی برسی منائی جاتی ہے۔ اس دفعہ اس تقریب کا افتتاح صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان صاحب نے فرمایا تھا اور ۳۱ اگست کو جناب اختر حسین صاحب گورنر مغربی پاکستان نے ادبی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ منتظمین کی طرف سے آپ کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم برکت اللہ صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے تصوف کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی جو کہ بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ صاحب صدر نے فرمایا کہ آئندہ بھی ایسی تقاریر ضرور ہونی چاہئیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد)

---

(۱) تھرڈ گریڈ کلرکوں کی ریلوے میں ضرورت { اسامیاں ۱۶۔ تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں جو ہر ایک بڑے اسٹیشن سے مل سکتی ہے ۳۰-۹-۵۹ تک بنام جنرل منیجر پرسانل این ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور۔ شرائط۔ پاکستانی بی۔ اے تا بی ایس سی۔ عمر ۱-۳-۵۹ کو ۱۸ تا ۳۰۔ قبائلی اور آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص مراعات (پ ٹ ۳۰-۸-۵۹)

---

(۲) داخلہ ماڈل ٹیننگ ونٹ ویر سینٹر گوجرانوالہ { سنہ ۱۹۶۰ء تک فیس ندارد۔ بک گورنمنٹ وظیفہ اور پرائیویٹ وظائف۔ ہر ایک کورس کی فرسٹ انٹر کلاس کے لئے۔ ہوسٹل میں گنجائش محدود۔ کورس اے۔ ڈپلومہ ٹیکنالوجی لیدر مینوفیکچر۔ سہ سالہ ٹریننگ۔ شرط مڈل تک تعلیم۔ کورس بی۔ سرٹیفکیٹ پریکٹس آف لیدر مینوفیکچر۔ دو سالہ ٹریننگ۔ شرط مڈل تک تعلیم۔ کورس سی۔ مینوفیکچر آف فٹ ویر آر لیدر گڈس سرٹیفکیٹ۔ یک سالہ ٹریننگ۔ شرط پرائمری تک تعلیم۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں جو دفتر پرنسپل سے ملتی ہے سینٹر ہذا کی کورس اے۔ بی۔ سی کا اسوں داخلے کیلئے ۱۵-۹-۵۹ تک بنام پرنسپل۔ (پ ٹ ۲۱-۸-۵۹) ناظر تعلیم ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

پریس کا کام سیکھنے والے لڑکوں کی ضرورت

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں ایسے لڑکوں کی ضرورت ہے جو کہ پریس کا کام سیکھنا چاہتے ہوں ان کو قابلیت کے مطابق الاؤنس دیا جائے گا۔ کام سیکھنے پر معقول تنخواہ اور سالانہ ترقی دی جائے گی۔ ضرورت مند پریس میں حاضر ہو کر مستری عبد الرحمٰن صاحب سے ملیں۔

(مینیجر ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) جلال الدین صاحب شاد زعیم حلقہ مسجد مبارک سیالکوٹ شہر نے پوسٹ میٹرک کمرشل سینئر کلاس کا امتحان دیا تھا۔ جس میں شاد صاحب نے ۶۰۰ میں سے ۴۳۸ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور پنجاب بھر میں اول آئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید دینی و دنیاوی ترقی دے۔ آمین۔ (محمد احمد قمر سنوری محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

(۲) میں ایک ماہ سے لقوہ کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔ (کریم احمد سنوری۔ راولپنڈی)

(۳) میرا بھانجا عزیزم طیب جمال ناصر بوجہ پیچش سخت بیمار ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ظفر کریم ظفر متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۴) چوہدری بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۸ جنوبی عرصہ سے بیمار ہیں اور اس وقت ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمٰن شاد ربوہ)

دعائے مغفرت { میرا لڑکا محمد حسین فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ المرحوم کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نماز جنازہ کے لئے احمدی احباب موجود نہیں تھے۔ اس لئے احباب نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ (مرزا عزیز محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی روڈ ضلع منٹگمری)

مغربی پاکستان بھر میں بنجر اراضی قابل کاشت بنائی جائے گی

لاہور ۲ر ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ میں غیر کاشت شدہ اراضی کو آباد کرنے کے لئے آج ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے اگر کوئی زمیندار اپنی زمین کو کاشت نہیں کرے گا۔ تو حکومت اس زمین کو اپنے تصرف میں لا کر اس پر کاشت کاری کے انتظامات کرے گی

یہ ایکٹ سابق پنجاب کے علاقہ میں ۱۹۵۵ء سے ہی رائج ہے۔ لیکن اب حکومت نے متذکرہ آرڈی ننس جاری کر کے اسے مغربی پاکستان بھر میں نافذ کر دیا ہے۔

صوبائی حکومت نے اس سلسلہ میں جو اعلان جاری کیا ہے۔ اس کے مطابق اگر حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی کہ کوئی زمیندار دو سال کے عرصہ سے اپنی اراضی یا اس کے کسی حصہ پر کاشت نہیں کر رہا تو اس ضلع کا کلکٹر متعلقہ زمیندار کو اس مضمون کا نوٹس دے گا کہ وہ دو سال کے اندر اس زمین پر کاشت کے انتظامات کرے۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی زمیندار حکومت کی ہدایت کے باوجود اپنی زمین کو مقررہ عرصہ کے اندر آباد کرنے میں ناکام رہا تو حکومت متعلقہ اراضی کو زیادہ سے زیادہ بیس سال کے لئے زمیندار سے ٹھیکہ پر حاصل کرے گی۔ اور پھر اسے دوسرے کاشتکاروں کو غلہ اگانے کے لئے ٹھیکہ پر دے گی۔ حکومت ایسی اراضی کو آباد کرنے کے لئے کاشتکاروں کو آبپاشی کی سہولتیں مہیا کرے گی۔ اور بیس سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد یہ اراضی اصل مالک کو واپس کر دی جائے گی۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی زمین واپس نہیں لینا چاہتا ہو تو حکومت اسے پھر کاشتکاروں کو آبادکاری کی شرائط پر ٹھیکہ پر دینے کی مجاز ہو گی۔

نئے دس کلوواٹ ٹرانسمیٹر کا افتتاح

ڈھاکہ ۲ ستمبر۔ مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر نشریات پاکستان نے آج صبح ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن کے نئے دس کلوواٹ ٹرانسمیٹر کا افتتاح کیا۔ آپ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس ٹرانسمیٹر کا افتتاح ڈھاکہ کی سماجی اور ثقافتی کا پیش خیمہ ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دو سال کے اندر اندر ڈھاکہ کے زیر تعمیر ریڈیو سٹیشن میں ایک سو کلوواٹ کا میڈیم ویو ٹرانسمیٹر بھی لگایا جائے گا۔ جس کی وجہ سے اس ریڈیو سٹیشن کی آواز دور دور تک سنی جایا کرے گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ ہر گاؤں میں ریڈیو سیٹ لگا دئے جائیں تاکہ دیہی عوام حکومت کی پالیسی سے پوری طرح آگاہ رہیں آپ نے امید ظاہر کی کہ ۱۹۶۰ء تک مشرقی پاکستان میں دس دس کلوواٹ کے دو اور ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی نصب ہو جائیں گے۔ ان میں سے ایک چٹاگانگ میں اور دوسرا راجشاہی میں ہو گا۔

بلا اجازت سرحد عبور کرنے پر گرفتار

برکی۔ سرحدی پولیس نے چک ۲۱ ضلع لائلپور کے ایک شخص محمد صدیق کو بلا اجازت سرحد عبور کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ملزم بلا اجازت واہگہ سرحد عبور کر کے پاکستان میں داخل ہو رہا تھا کہ سرحدی پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے بتایا "میں یوپی کا رہنے والا ہوں۔ قیام پاکستان پر میں پاکستان آ گیا لیکن میرے والدین اور بیوی بچے بھارت میں ہی ہے کچھ عرصہ قبل میں انہیں ملنے کے لئے پاسپورٹ کے ذریعہ بھارت گیا تھا۔ لیکن مقررہ میعاد کے بعد بھی بھارت میں ٹھہرا رہا۔ جس پر بھارتی پولیس نے مجھے پاکستانی سرحد کی طرف بھیج دیا۔ اور اب میں پاکستان واپس آنے کے لئے سرحد عبور کر رہا تھا کہ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔

تبت کے ساتھ نیپال کی سرحد

کھٹمنڈو ۲ر ستمبر۔ بھوٹان میں کمیونسٹ چینی فوجوں کے داخل ہو جانے کی اطلاع ملنے کے بعد حکومت نیپال نے تبت کے ساتھ اپنی پانچ سو میل لمبی سرحد پر احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں اور سرحدی حکام کو چوکنا رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سرحدی علاقوں میں کمیونسٹ چین کے ایجنٹ چوری چھپے داخل ہو گئے ہیں۔

نیپال کے وزیر اعظم مسٹر کوئرالا نے کہا ہے کہ نیپال اپنے شمالی ہمسائے کے مقابلے میں بے بس نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جارحانہ حملے کی صورت میں ہم اپنے ملک کا دفاع کریں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگست کے اوائل میں حکومت نے اپنے دفاعی اخراجات میں ۱۴ فی صد کا اضافہ کر دیا تھا۔ اس اضافے کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے مسٹر کوئرالا نے کہا تھا کہ تبت کے واقعات کے بعد فوجی طاقت میں اضافہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے نیپال کو تبت سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ مگر اب صورت حال یکسر بدل گئی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نہری پانی اور کشمیر کے جھگڑے چکا کر دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی معاہدہ کیا جائے

نئی دہلی ۲ ستمبر سابق ڈپٹی کمشنر بھارت متعین پاکستان مسٹر سی سی ڈیسائی نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ وہ بہت بڑے جھگڑوں یعنی نہری پانی اور کشمیر کا جلد تصفیہ کر کے پاکستان اور بھارت کے درمیان دفاعی معاہدہ ہو جانا چاہیئے۔ مسٹر ڈیسائی نے یہ بیان جنرل محمد ایوب خاں اور پنڈت نہرو کی ملاقات سے ایک دن پہلے دہلی میں دیا۔

آپ نے کہا کہ دفاعی معاہدے کی غرض و غایت برصغیر کی سلامتی ہونی چاہیئے آپ نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ حالات کی اصلاح کے لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان ویزا سسٹم کا بھی خاتمہ کر دینا چاہیئے۔

مسٹر ڈیسائی کی تجاویز کا لب لباب حسب ذیل ہے (۱) بھارت اور پاکستان کو اعلان کر دینا چاہیئے کہ عالمی بنک نہری پانی کے جھگڑے کے سلسلہ میں جو بھی تجویز پیش کرے دونوں حکومتیں اس پر پوری طرح عمل کریں گی (۲) بھارت اور پاکستان کو موجودہ خط متارکہ کے مطابق کشمیر کی تقسیم کا اعلان کر دینا چاہیئے (۳) دونوں حکومتوں میں جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو جانا چاہیئے اور دونوں حکومتوں کو مشترکہ طور پر اعلان کر دینا چاہیئے کہ برصغیر کی سلامتی ان کا مشترک مقصد ہے (۴) ویزا سسٹم منسوخ کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح آزادانہ نقل و حمل کے سلسلے میں جو بھی پابندیاں ہیں انہیں بالکل ختم کر دینا چاہیئے

مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ خوش قسمتی سے پاکستان کی موجودہ حکومت مضبوط اور قابل اعتماد ہے جس کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ وہ اپنے اقتدار کے لئے عوام کے جذبات بھڑکائے۔ مسٹر ڈیسائی نے امید ظاہر کی کہ نیپال۔ افغانستان۔ لنکا۔ برما جیسی دوسری حکومتیں بھی مشترکہ دفاع کی سکیم میں دلچسپی لیں گی۔

چین کی کارروائی سے امن کو خطرہ لاحق نہیں ہوا

واشنگٹن ۲ر ستمبر۔ مسٹر نکسن نائب صدر امریکہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس وقت چین بھارت کے شمالی علاقوں میں جو اقدام کر رہا ہے میں اس کے بارے میں یہ خیال نہیں کر سکتا کہ اس سے عالمی امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ مسٹر نکسن نے سان فرانسسکو کی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ سرحدی جھگڑے ڈیڑھ دو سال سے جاری ہیں۔ البتہ حال ہی میں وہ شدت اختیار کر کے اس مرحلے میں داخل ہو گئے ہیں کہ پنڈت نہرو کے نزدیک وہ قابل ذکر موضوع بن گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو کی پوزیشن کے پیش نظر میرا خیال ہے کہ چین کی طرف سے زیادہ دباؤ نہیں ڈالا جائے گا

بلدیاتی ملازمین کی سکریننگ ۳۰ ستمبر تک مکمل ہو جائے

لاہور ۲ ستمبر حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے تمام بلدیاتی اداروں کے منتظمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ بلدیاتی ملازموں کی سکریننگ کا کام ۳۰ ستمبر تک مکمل کریں اور سکریننگ کمیٹیاں جن ملازموں کے خلاف سفارش کریں اس پر متذکرہ تاریخ تک عملدرآمد ہو جانا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں جو حکم جاری کیا گیا ہے اس میں بلدیاتی ملازمین کی سکریننگ کمیٹیاں تشکیل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چنانچہ اس حکم کی رو سے حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں اور اے کلاس میونسپلٹیوں کے ایڈمنسٹریٹروں کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان اداروں کے ملازمین کی سکریننگ کے لئے خود ہی سکریننگ کمیٹیاں مقرر کریں۔

باقی بلدیاتی ادارہ۔ جن میں بی کلاس میونسپلٹیاں ٹاؤن و نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹیاں اور پنچائتیں شامل ہیں۔ کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا کہ وہ جن اضلاع میں واقع ہوں گی۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنر ان کمیٹیوں کے ملازموں کی سکریننگ کے لئے کمیٹیاں مقرر کریں گے

مظاہرین پر آنسو گیس اور لاٹھی چارج

کلکتہ ۲ ستمبر۔ وزیر اعلیٰ مغربی بنگال ڈاکٹر رائے کی کوٹھی سے باہر مظاہرہ کرنے والے طلباء کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا بتایا جاتا ہے۔ طلباء نے غذا کی قلت کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں سے ہمدردی کے طور پر آج کلاسوں میں شرکت نہ کی اور آج انہوں نے مظاہرہ کرنے کے لئے جلوس کی شکل اختیار کر لی۔ مظاہرین جب وزیر اعلیٰ کی کوٹھی کے سامنے سے گزرے تو انہوں نے کوٹھی پر پتھراؤ کیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں داخلہ

طالبات کیلئے ضروری اطلاع

جامعہ نصرت ربوہ فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر آرٹس کا داخلہ یکم ستمبر ۵۹ء سے شروع ہے۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں معہ پروویژنل اور کریکٹر سرٹیفکیٹ جلد سے جلد مطلوب ہیں۔ مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو وظائف اور فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔

انٹرویو ۸ سے ۹ بجے قبل دوپہر۔

تعطیلات کے بعد کالج ۷ ستمبر کو صبح ۷ بجے کھل رہا ہے۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۶ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

افسوسناک وفات

برادرم رحمت اللہ خاں صاحب ابن مکرم عنایت اللہ خاں صاحب سبزی فروش غلہ منڈی ربوہ کو کچھ عرصہ قبل لاہور میں بعض چوٹیں آئی تھیں۔ انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ جہاں وہ کافی عرصہ زیر علاج رہے۔ لیکن بہت کچھ علاج معالجہ کے باوجود وہ صحت یاب نہ ہو سکے۔ اور مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء کو بارہ بجے دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز جنازہ بذریعہ ایمبولنس کار ربوہ لایا گیا۔ مورخہ ۲ر ستمبر کی صبح کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے چار ماہ کا ایک شیر خوار بچہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

اس سے قبل بھی عنایت اللہ خاں صاحب کو دو صدمے اٹھانے پڑے ہیں ایک تو ان کے داماد ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب کو ٹل ضلع کوہاٹ میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا تھا۔ نیز ان کے ایک اور بیٹے نعمت اللہ خاں صاحب عین جوانی میں وفات پا گئے تھے۔

صحابہ کرام اور درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بوڑھے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے شیر خوار بچے اور بیوی کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(شریف اللہ خان — ربوہ)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ اگست ۵۹ء
...سلہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں
...بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی
...ان کی ادائیگی ۱۰ر ستمبر تک ضرور
...کر دی جائے ؛

(مینیجر الفضل)

ضروری اطلاع

ماہ ستمبر کا رسالہ الفرقان مورخہ دس ستمبر ...ربوہ سے پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ خریدار حضرات ...ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ فہیم روحی بہت ...ہے۔ احباب جماعت کی خدمت ...عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ ...تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیزہ ...کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

سید محمد سعید سلیم

دارالتجلید اردو بازار۔ لاہور

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

پڑا ہے تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے"۔
(الفضل ۱۵ر فروری ۱۹۳۶ء جلد ۲۳ نمبر ۱۹۰)

"یہ اس مطالبہ سادہ زندگی کا مذہبی پہلو تھا کہ دوئی کی روح کو مٹایا جائے ..... دوسرا پہلو اس مطالبہ کا اقتصادی تھا۔ اسمیں میرے مدنظر یہ بات تھی کہ اگر جماعت بغیر بچت کرنے کے چندوں میں زیادتی کرتی جائیگی تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کمزور ہوتی جائیگی اسلئے میں نے سوچا کہ ان میں کفایت شعاری کا مادہ پیدا ہو"۔
(خطبہ جمعہ ۲۵ر نومبر ۱۹۳۸ء۔ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۷)

الغرض جو احمدی تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ اور جو چندہ کی صورت میں فی الحال حصہ نہیں لیتا اس کے لئے سخت ضرورت ہے کہ وہ سادہ زندگی اختیار کرے۔ خاص کر جماعت کا یہ اولین دور اس امر کا مقتضی ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کی طرح قربانی کرنا سیکھیں اور مالی امداد بڑھانے کیساتھ سادہ زندگی اختیار کرنے کی طرف بھی پوری توجہ دیں ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ر ۸ر ۵۹ء کو ماسٹر محمد شفیع اسلم کے لڑکے داؤد احمد اسلم قریشی کا نکاح شمیم اختر بنت معصوم علیشاہ صاحب آف علی پور سے ۲½ ہزار روپیہ مہر پر ماسٹر محمد شفیع اسلم نے مسجد احمدیہ ملتان میں پڑھا۔ احباب اور درویشان قادیان خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ اور اس کے نتائج خوشکن ہوں۔

(چوہدری عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان)

اعلان

میونسپل کمیٹی ربوہ نے ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے ہاؤس ٹیکس کی لسٹ مرتب کی ہے۔ جو دفتری اوقات میں دفتر میونسپل کمیٹی ربوہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۳۰/۹/۵۹ تک تحریری اعتراض کر سکتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض قابل غور نہ ہوگا۔ مطلع رہیں۔

(سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ)